بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

جلد ۳۱ | ۳۰ ماہ وفا ۱۳۲۲ ہش | ۲۶ رجب ۱۳۶۲ھ | ۳۰ جولائی ۱۹۴۳ء | نمبر ۱۷۷

ڈلہوزی ۲۹ ماہ وفا۔ سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے متعلق صبح ۱۱ بجے بذریعہ فون یہ اطلاع موصول ہوئی ہے۔ کہ آج پونے گیارہ بجے صبح ٹمپریچر ۶/۷ ۹۷ ہے۔ عام طبیعت خدا کے فضل سے اچھی ہے۔ الحمد للہ ـــــ سیدہ ام طاہر احمد بیمار ہیں کل انکو ۱۰۰ درجہ ٹمپریچر تھا۔ آج ½ ۹۹ ہے۔ احباب ممدوحہ کی صحت کے لئے دعا کریں ؛

قادیان ۲۹ وفا۔ حضرت ام المومنین مدظلہا العالی کو اسہال اور ضعف کی تکلیف ہے۔ احباب حضرت ممدوحہ کی صحت کے لئے دعا کریں۔

آج صبح پانچ بجے ایک گھنٹہ بڑے زور کی بارش ہوئی۔

روزنامہ الفضل قادیان ـــــ ۲۶ رجب ۱۳۶۲ھ

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے قرآن کریم کو منجانب اللہ اور کامل الہامی کتاب ثابت کرنے کے لئے جو علمی اور تحقیقی کارنامے سرانجام دئے ہیں۔ اور جن کی مثال تیرہ سو سال کے طویل عرصہ میں اور کہیں نہیں مل سکتی۔ ان میں سے ایک یہ ہے کہ آپ نے ناقابل تردید دلائل اور شواہد سے عربی زبان کو ام الالسنہ ثابت فرمایا یعنی عربی ہی وہ زبان ہے۔ جو کسی انسان کی ایجاد نہیں۔ بلکہ خدا تعالےٰ کے خاص ارادہ اور الہام سے پہلے انسان کو سکھائی گئی۔ اور باقی سب زبانیں اس سے نکلیں۔ ظاہر ہے کہ جب یہ بات پایہ ثبوت کو پہنچ جائے۔ تو اس کا لازمی نتیجہ یہ پیدا ہوتا ہے۔ کہ خدا تعالیٰ کی اکمل اور اتم وحی نازل ہونے کے لئے صرف عربی زبان ہی مناسبت رکھتی ہے۔ کیونکہ جو کتاب دنیا کے لئے اور مختلف زبانیں بولنے والی اقوام کے لئے ذریعہ ہدایت ہو۔ ضروری ہے۔ کہ وہ ایسی الہامی زبان میں نازل ہو۔ جو تمام زبانوں کی ماں ہو۔

اس مقصد اور مدعا کو پیش نظر رکھکر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے عربی زبان کو ام الالسنہ ثابت کرنے کا بیڑا اٹھایا۔ اور "منن الرحمٰن" کے نام سے ایک تصنیف رقم فرمائی۔ اس میں آپ نے ایسے عقلی اور نقلی دلائل پیش فرمائے۔ کہ ان سے جہاں عربی زبان کا ام الالسنہ ہونا پایۂ ثبوت کو پہنچ گیا۔ وہاں یہ بھی ظاہر ہوگیا۔ کہ دنیا کی کوئی اور زبان ایسی نہیں جس میں وہ صفات پائی جائیں۔ جو ام الالسنہ ہونے کے لئے ضروری ہیں۔ بلکہ یہ خوبیاں صرف عربی میں پائی جاتی ہیں۔ اور وہی ام الالسنہ کہلانے کی مستحق ہے۔ مثلاً عربی زبان کی ایک خوبی آپ نے یہ بیان فرمائی۔ کہ اس کی تراکیب میں الفاظ کم اور معانی زیادہ ہوتے ہیں۔ حتی کہ عربی میں الف۔ لام۔ تنوین۔ زبر زیر۔ پیش ایسے معنے دیتے ہیں۔ جو دوسری زبانوں کے طویل فقرے بھی نہیں دے سکتے پھر اس خوبی کو آپ نے عقلی طور پر الہامی زبان کی خصوصیت قرار دیتے ہوئے تحریر فرمایا۔

"زبان عربی اس لطیف طبع اور زیرک انسان کی طرح کام دیتی ہے۔ جو مختلف ذرائع سے اپنے مدعا کو سمجھا سکتا ہے۔ مثلاً ایک نہایت ہوشیار اور زیرک انسان کبھی ابرو یا ناک یا ہاتھ سے وہ کام لے لیتا ہے۔ جو زبان نے کرنا تھا۔ یعنی اس بات پر قادر ہوتا ہے کہ باریک باریک اشارات سے مخاطب کو سمجھا دے۔ یہی طریق زبان عربی کی عادات میں سے ہے۔"

ایک اور خوبی عربی زبان کی حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے یہ بیان فرمائی۔ کہ اس میں مفردات کا نظام کامل ہے۔ یعنی ہر ایک قسم کے خیالات کے ادا کرنے اور انسانی خیالات کو الفاظ کے قالب میں ڈالنے کے وقت پورا ذخیرہ مفردات کا اپنے اندر رکھتی ہے۔ تاکہ جس امر کے متعلق بھی کوئی مبسوط کلام کرنا چاہے۔ تو اس زبان کے مفردات اس کو ایسے طور سے مدد دے سکیں۔ کہ ہر ایک خیال کے مقابل جو دل میں پیدا ہو۔ ایک لفظ مفرد موجود ہو۔

یہ خصوصیت جس زبان میں پائی جائے وہ ازروئے عقل کیونکر الہامی اور الٰہی ثابت ہوسکتی ہے۔ اس کا ذکر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے جس احسن پیرایہ میں فرمایا ہے۔ وہ حسب ذیل ہے۔ حضور تحریر فرماتے ہیں :ـــ

"ہمارا دلی انصاف اس بات کے قبول کرنے کیلئے ہمیں مجبور کرتا ہے۔ کہ اگر یہ خصوصیت کسی زبان میں پائی جائے۔ کہ وہ زبان انسانی خیالات کے قدوقامت کے موافق مفردات کا خوبصورت پیرایہ اپنے اندر طیار رکھتی ہو اور ہر یک باریک فرق جو افعال میں پایا جاتا ہے۔ وہی باریک فرق اقوال کے ذریعہ سے دکھاتی ہے۔ اور اس کے مفردات خیالات کی تمام حاجتوں کے متکفل ہیں۔ تو وہ زبان بلاشبہ الہامی ہے۔ کیونکہ یہ خدا تعالےٰ کا فعل ہے۔ جو اس نے انسان کو ہزار طور کے خیالات ظاہر کرنے کے لئے مستعد پیدا کیا ہے پس ضرور تھا۔ کہ انہی خیالات کے اندازہ کے موافق اس کو ذخیرہ قولی مفردات بھی دیا جاتا۔ تا خدا تعالےٰ کا قول اور فعل ایک ہی مرتبہ پر ہو۔"

گو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے پیش فرمودہ دلائل میں سے یہ ایک قطرہ ہے۔ تاہم ثابت ہے۔ کہ جس زبان میں یہ خصوصیات پائی جائیں۔ وہی الہامی اور ام الالسنہ ہوسکتی ہے۔ چونکہ یہ خصوصیات صرف عربی زبان میں پائی جاتی ہیں۔ اس لئے عربی زبان سے کسی اور زبان کے اشتراک کی جس قدر بھی مثالیں مل سکیں۔ ان سے یہی ثابت ہوگا۔ کہ صرف عربی ام الالسنہ ہے۔ نہ کہ کوئی اور ایسی زبان جس میں عربی سے مشترک الفاظ پائے جائیں۔ ان حالات میں اخبار "ملاپ" (۲۵ جولائی) نے مدراس کے اخبار "ہندو" کے حوالہ سے عربی اور سنسکرت کے اشتراک کی جو چند مثالیں پیش کی ہیں۔ وہ شکریہ کے ساتھ درج ذیل کی جاتی ہیں۔ "ملاپ" لکھتا ہے :ـ

"عربی میں خلافت کا لفظ کل پتی کا مترادف ہے۔ اسی طرح مجاہدین۔ سوراسین کا بگڑا ہوا ہے۔ جس کا مطلب خدا کی فاتح فوج ہے۔ مہاجرین۔ مہاچرن یہ اس پارٹی کا نام تھا۔ جو حضرت محمد (صلے اللہ علیہ وسلم) کے ساتھ مکہ سے ہجرت کرکے مدینہ گئی۔ مدینہ کے جن لوگوں نے سب سے پہلے حضرت محمد (صلے اللہ علیہ وسلم) کی قیادت قبول کی۔ انہیں انصاری کہا جاتا ہے۔ یہ انو سری کا ہم معنی ہے"

یہ مثالیں اس بات کا مزید ثبوت ہیں۔ کہ سنسکرت بھی عربی زبان سے ہی نکلی ہے اور اسی کی شاخ ہے۔ اگرچہ نہایت کم۔ سنسکرت دان احمدی نوجوانوں کو تحقیق و تدقیق کے دوران میں اس امر کا بھی خیال رکھنا چاہیئے۔ کہ سنسکرت کے کون کون سے الفاظ عربی سے اشتراک رکھتے ہیں۔ اور وقتاً فوقتاً اس تحقیقات کو شائع کرتے رہنا چاہیئے۔ نیز دوسری زبانوں کے ایسے الفاظ جو عربی سے اشتراک رکھتے ہیں۔ ان کے متعلق بھی جستجو جاری رکھنی چاہیئے ؂

جامعہ احمدیہ میں جلسہ

مورخہ ۲۷ (وفا) جولائی) سے جامعہ احمدیہ دس ہفتے کے لئے موسمی تعطیلات کے لئے بند ہوگیا ہے۔ اس موقعہ پر طلباء کو نصائح کرنے کے لئے ایک جلسہ منعقد ہوا جس میں حضرت مولانا سید محمد سرور شاہ صاحب اور جناب مولوی عبد الرحیم صاحب نیّر نے مفید ہدایات اور نصائح فرمائیں۔ جملہ پروفیسر صاحبان نے بھی موقعہ کے مناسب بعض امور کی طرف طلباء کو توجہ دلائی۔ بالآخر جناب صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب پرنسپل جامعہ احمدیہ صدر جلسہ نے جامعہ کے طلباء کا مقصد واضح طور پر بیان فرمایا۔ دعا پر یہ جلسہ ختم ہوا۔ خاکسار ابو العطاء جالندھری

ختم قرآن پر آمین

مکرم مولوی جلال الدین صاحب امام مسجد احمدیہ لنڈن نے اپنے بچے صلاح الدین کے قرآن ختم کرنے کی اطلاع پا کر مندرجہ ذیل اشعار کہے۔

صلاح الدین کا ہے ختم قرآں — بہت اللہ کا ہے ہم پر احساں
کوئی دولت بھلا دُنیا میں ایسی — بتائے کوئی۔ ہو جو مثلِ فرقاں
خزانہ ہے یہ اک علم و ہُدے کا — شفا ہے۔ نور ہے۔ یہ قولِ رحماں
یہی ہے جو کہ حرزِ مومنیں ہے۔ — دوا ہے ہر مرض کی اور درماں
بشارت ختم قرآں کی سنی جب — مرا دل ہو گیا شاداں و فرحاں
خدا کا شکر مجھ سے کیا ادا ہو — ہوں اس کے فضل اور رحمت پہ نازاں
صلاح الدین مرا نورِ نظر ہے — بنے یا رب وہ دیں کا مہرِ تاباں
بچے وہ تا دمِ آخر بدی سے — رہے وہ عمر بھر نیکی کا خواہاں
زباں پر اس کی تیرا ذکر جاری — رہے ہر دم نہ غافل ہو کسی آں
ترا بندہ ہو وہ پا بندِ تقوےٰ — عمل صالح کرے ہو دل میں ایماں
اُسے محفوظ رکھنا ہر بلا سے — جو مشکل پیش آئے کرنا آساں
نہ ہو محتاج دُنیا میں کسی کا — غنی بھی ہو مگر ہو نیک انساں
مری بچی جمیلہ ننھی کو بھی — سعادت ہو عطا اور علم قرآں

دعا ہے شمس کی دونوں کے حق میں
مہ تاباں بنیں مہر درخشاں

نظارت دعوۃ و تبلیغ کی ضروری اطلاع

جب تک نظارت دعوۃ و تبلیغ کا ایڈریس رجسٹر نہ ہو۔ احباب تار میں پورا پتہ لکھا کریں۔ یعنی صرف تبلیغ لکھنا کافی نہیں۔ ناظر تبلیغ لکھا کریں۔ ناظر دعوۃ و تبلیغ

درخواست ہائے دعا

(۱) شیخ نعمت اللہ صاحب برج انجینیر بیاس تا حال بیمار ہیں کوئی افاقہ نہیں ہوا۔ (۲) جلال الدین صاحب بنگہ کی ہمشیرہ تپ دق سے بیمار ہیں (۳) ڈاکٹر بشیر احمد صاحب لنڈیاں والہ کا لڑکا بیمار ہے۔ احباب ان سب کی صحت کے لئے دعا فرمائیں۔

ایک غلطی کی تصحیح

۲۸ر جولائی ۱۹۴۳ء کے "الفضل" میں صفحہ ۲ پر جو مجموعۂ اشعار ہیں۔ ان کی رباعی نمبر ۹ کے دوسرے مصرعہ میں موڑ لے غلط چھپ گیا۔ صحیح موڑ دے ہے ؛

رسالہ "فرقان" کے متعلق اپیل

احباب کرام جانتے ہیں کہ چالیس نوجوانوں کی مجلس رفقاء احمدیت نے غیر مبائعین کے ناروا اعتراضات کا خاطر خواہ جواب دینے نیز سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے اصل مقام کی حقیقت کو واضح کرنے کی غرض سے ماہنامہ "فرقان" جاری کیا ہوا ہے۔ خدا کے فضل سے اس رسالہ کی کامیابی ایسی ظاہر و باہر ہے۔ کہ خود اغیار اس اعتراف پر مجبور ہو گئے ہیں۔ اس نہایت ہی اہم کام کو چلانے والے خدا کے فضل سے قریباً سارے کے سارے کارکن آنریری ہیں۔ علاوہ ازیں مخیّر احباب کے عطایا نے بھی اس ضمن میں قابل قدر امداد دی ہے۔ لیکن اب مالی مشکلات کا تقاضا ہے۔ کہ ذی استطاعت اصحاب کے نام اپیل کی جائے۔ کہ وہ اس کام کے لئے حسب مقدور عطیہ جات سے امداد فرمائیں۔ آجکل کاغذ کی گرانی نے حد درجہ پریشان کر رکھا ہے۔ یہی وجہ ہے۔ کہ نہایت افسوس کے ساتھ رسالہ کا حجم کم کر دینا پڑا ہے۔ ڈر ہے کہ کاغذ کی نایابی کہیں اس سے زیادہ اثر انداز نہ ہو۔ لہٰذا اس اپیل کے ذریعہ تمام ان احباب سے جنہوں نے اس سے قبل امداد فرمائی۔ اور تمام ان احباب سے جنہوں نے تا حال اس نیک کام میں حصہ نہیں لیا۔ نہایت درد کے ساتھ درخواست ہے۔ کہ از راہ کرم بہت جلد اس قومی کام میں امداد فرما کر اللہ تعالےٰ کے نزدیک درجات عالیہ کے مستحق ہوں۔ تمام خریدار جن کے ذمہ کوئی بقایا ہے۔ وہ فرداً فرداً یاددہانی کی ضرورت نہ سمجھیں۔ بلکہ بہت جلد بقایا صاف کر دیں۔ ہم ایک معتدبہ تعداد رسالہ کی غیر مبائع دوستوں میں مفت تقسیم کرتے ہیں۔ لہٰذا عطیہ جات کی بہت ضرورت ہے۔ امید ہے۔ کہ یہ اپیل بے اثر نہ ہوگی جزاکم اللہ احسن الجزاء خاکسار ناصر احمد واقف تحریک جدید

منیجر رسالہ فرقان

اعلان قابل توجہ انجمن ہائے احمدیہ صوبہ اڑیسہ

جملہ امراء و پریذیڈنٹ صاحبان جماعت ہائے احمدیہ اڑیسہ کی خدمت میں تاکیدی گذارش ہے۔ کہ مندرجہ ذیل امور پر کاربند ہوں۔ اور اس میں کسی قسم کی غفلت اور تساہل نہ ہونا چاہیئے۔ دورہ کے ایام میں انہی باتوں کی طرف بالخصوص متوجہ ہوں گا انشاء اللہ

ایک مجلد رجسٹر ایسا رکھا جائے جس میں (الف) مقامی احمدیت کی ابتدا کیونکر ہوئی اور کیسے ہوئی (ب) دشمنان سلسلہ کی ایذا رسانیاں اور اس پر نشانات ربانی (ج) صحابہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اگر ہوں تو ان کے اسماء گرامی اور ان کے مختصر سوانح حیات (د) سب سے پہلے احمدیت قبول کرنے والے احباب کے نام اور قبولیت کے اسباب (خواب کشف نشان یا مناظرہ وغیرہ)

(۲) ایک مجلد رجسٹر ہر مقامی امیر یا پریذیڈنٹ کے پاس موجود رہے۔ جس میں مقامی جماعت کے اہم واقعات تاریخ وار مثلاً مبلغوں کی آمد مباحثے۔ تبلیغی جلسے۔ مخالفت۔ نو مبائعین موت و حیات وغیرہ وغیرہ باتیں درج ہوا کریں۔

خاکسار۔ سید فیاض الدین احمدی پراونشل امیر جماعت ہائے احمدیہ صوبہ اڑیسہ

فارم وعدہ ہائے چندہ جلسہ سالانہ جلد واپس کئے جائیں۔

تمام جماعت ہائے احمدیہ کو آخر مئی ۱۹۴۳ء میں فارم وعدہ ہائے چندہ جلسہ سالانہ بغرض خانہ پری ارسال کئے گئے تھے۔ جو کہ اب تک پُر ہو کر واپس آ جانے چاہیئے تھے مگر نہایت افسوس سے تحریر کیا جاتا ہے۔ کہ بہت ہی کم جماعتوں کی طرف سے یہ فارم پر ہو کر واپس موصول ہوئے ہیں۔ لہٰذا۔ اس اعلان کے ذریعہ تاکید کی جاتی ہے۔ کہ تمام عہدہ داران جماعت ہائے احمدیہ کو چاہیئے۔ کہ وہ بہت جلد اپنی اپنی جماعتوں کے وعدہ فارم پر کر کے ارسال فرمائیں۔ ناظر بیت المال قادیان

ابتدائے زندگی کے متعلق نظریات سائنس اور اسلام

زندگی کیا ہے؟ یہ کب اور کس طرح شروع ہوئی؟ یہ اور اسی قسم کے چند ایک اور خیالات ہیں۔ جو انسان میں شعور کا احساس ہونے ہی پیدا ہونے شروع ہو گئے۔ مختلف زمانوں میں مختلف لوگوں نے ان سوالات کے حل کی خاطر علم کے بے پایاں سمندر میں غوطے لگائے۔ مگر کچھ تو تہ تک پہونچنے سے پہلے ہی گھبرا کر باہر نکل آئے۔ اور کچھ نے درمیانی سطح میں تیرتی ہوئی بعض چیزوں کو اپنا گوہر مقصود جان کر تلاش ختم کر دی۔ آخر ایک وقت ایسا بھی آیا۔ کہ اسلام اور پھر سائنس نے تحقیق کے اس میدان میں سرگرداں لوگوں کو صحیح منزل کا پتہ بتایا۔

چنانچہ موجودہ زمانہ سائنس سے قبل مختلف تہذیبوں کے ادوار میں ان سوالات کے جواب میں ایک ہی نظریہ عام طور پر قائم رہا اور وہ یہ کہ زندگی کی موجودہ صورت ہی پہلی صورت ہے۔ اور کہ یہ صورت اس حالت سے یکدم وجود میں آگئی ہے۔ جسے Theory of Special Creation کہا جاتا ہے۔ یعنی پیدائش خاص کا خیال عام طور پر لوگوں میں پایا جاتا تھا۔

ابتداء زندگی کے متعلق جو نظریات پیش کئے گئے ہیں۔ ان میں ایک جو آریہ سماجیوں کی طرف سے ہے یہ ہے۔ کہ پرمیشور نے روح اور مادہ سے جو قدیم سے ہیں۔ انسان بنا دیا۔ تخلیق کے مدارج وہ بیان نہیں کرتے سناتن دھرمیوں کا عقیدہ ہے۔ کہ دنیا کے ہر نئے دور کی ابتدا میں تبت کے ملک میں چند جوان لوگ زمین سے پیدا ہوتے ہیں۔ جن سے نسل انسانی چلتی ہے۔ ان عقائد کے علاوہ ذات پات کی تقسیم کی تائید میں ہندوؤں میں ایک یہ بھی عقیدہ ہے۔ کہ برہما جی دیوتا کے مونہہ۔ ہاتھوں۔ ٹانگوں۔ اور پاؤں سے چار انسان نکلے۔ جو علی الترتیب۔ برہمن کھشتری۔ ویش اور شودر کہلائے۔ ان سے پھر نسل انسانی شروع ہوئی۔ اس سے زیادہ ہندوؤں کی کتابوں سے ہمیں اور کچھ نہیں ملتا۔ بابلیوں اور شامیوں کے دور تہذیب میں بھی ان سوالات کی تہ تک پہونچنے کی کوشش کی گئی۔ مگر کامیاب نہ ہو سکے۔ بلکہ صرف اتنا کہہ کر خاموش ہو گئے۔ کہ زندگی اس صفت خاص کا نام ہے۔ جسے حرکت کہہ سکتے ہیں۔ جو کہ ایک بالذات محرک ہستی کے ذریعہ دفعۃً ظہور میں آئی۔ یعنی جب اس قادر مطلق ہستی نے جاندار مخلوق بسانے کا ارادہ کیا۔ تو ایک ہی لمحہ میں مختلف جاندار چیزیں پیدا کر دیں۔ اس سے زیادہ اور کچھ ان سوالات کے بارہ میں ان کے متعلق لکھی ہوئی کتابوں سے نہیں ملتا۔ یونانیوں اور مصریوں کی ترقی کے زمانہ میں بھی ان سوالات کا جواب تسلی بخش نہیں ملتا۔ ان میں سے ان باتوں کی ٹوہ میں جانے والے بھی صرف اتنا کہہ سکے ہیں۔ کہ حرکت کا نام زندگی ہے اس لئے انہوں نے ہر اس چیز کو جو چلتی پھرتی تھی۔ زندہ سمجھ لیا۔ پھر ان میں سے بعض ایسے بھی ہو گذرے ہیں۔ جنہوں نے چمکدار چیز کو زندگی تصور کیا۔ مگر یہ خیالات مشین کی ایجاد اور سائنس کے حصہ علم کیمسٹری کے عام ہونے سے حرف غلط کی طرح مٹ کر رہ گئے۔

اٹھارویں صدی عیسوی میں زندگی کی ابتدا کے بارہ میں سائنس کی تحقیقات شروع ہوئی چنانچہ آج سے قریباً ۲۲۷ برس قبل فرانسسکو ریڈی نے ایک مسئلہ Theory of Biogenesis کے نام سے پیش کیا۔ جس کا مطلب یہ ہے۔ کہ زندگی کی ابتدا کبھی نہیں ہوئی۔ بلکہ یہ ازل سے ہے مگر جلد ہی دنیا نے اس کی نامعقولیت کو بھانپ لیا۔ چنانچہ اس کے کچھ ہی عرصہ بعد فرانس کے ایک نامور نیچری فادر نیڈھم نے کہا یہ غلط ہے۔ کہ زندگی ازل سے ہے بلکہ ایک وقت تھا جبکہ یہ نہ تھی۔ اور پھر Inorganic Mathers یعنی زمین کے مردہ اجزائ کے پانی سے ملنے کے نتیجہ میں پیدا ہوئی۔ اس بات کی تائید اس کے تھوڑے ہی عرصہ بعد اٹلی کے ایک مشہور سائنسدان ایبے سپیلنز آنی نے کی یہ نظریہ Theory of Abiogenesis کہلایا۔ اس نظریہ کی تائید میں اب بعض سائنسدانوں نے بڑی بڑی کتابیں بھی لکھ دی ہیں۔ جن میں تجربات پیش کر کے زندگی کا Inorganic Mathers سے پیدا ہونا دکھایا ہے۔

ان میں سے ایک برک بٹلر نامی سائنسدان بھی ہے۔ جس نے کتاب The origin of life یعنی آغاز زندگی لکھی ہے اس میں اس نے تجربات بھی مندرجہ بالا نظریہ کی تائید میں پیش کئے ہیں۔ جو کہ نہایت صحیح اور مکمل ہیں۔ چنانچہ اب ابتداء زندگی کے بارہ میں جو نظریہ صحیح تسلیم کیا جاتا ہے۔ وہ یہ ہے کہ ایک وقت تھا۔ جبکہ کرۂ زمین آگ کی مانند دہکتا تھا۔ پھر یہ آہستہ آہستہ سرد ہوتا ہو گیا۔ (کرۂ زمین کے سرد ہونے کا ثبوت زمین کے اندر سے گرم چشموں کا پھوٹ کر نکلنا اور آتش فشاں پہاڑوں کا وجود ہے۔) جب یہ کرہ سرد ہو گیا۔ تو بخارات جو شدت گرمی کی وجہ سے شکل بھاپ کے فضا میں معلق تھے۔ منجمد ہو کر زمین پر برس پڑے۔ اور نشیب علاقوں میں جمع ہو کر رہ گئے جن کو اب سمندر کہا جاتا ہے۔ ان سمندروں کی تہ میں جب حالات ایسے پیدا ہو گئے۔ جو کہ زندگی کی نشو کے لئے مناسب تھے۔ تو پانی کے مٹی سے ملنے کی وجہ سے یعنی بعض ان کیمیاوی اجزا کے ساتھ اختلاط ہونے سے جو مٹی میں موجود تھے۔ اور زندگی کے لئے ضروری تھے۔ زندگی کے ذرات پیدا ہوئے۔ جو آہستہ آہستہ مختلف حالتوں سے گذرتے ہوئے مختلف جاندار انواع کی تشکیل کا باعث ہوئے۔ یورپ کے نیچری اور سائنسدان اب اس بات پہ نہایت ہی خوش ہیں۔ کہ انہوں نے آخر یہ راز تو معلوم کر ہی لیا۔ گو کتنی ہی لمبی تحقیق کے بعد کہ زندگی کی ابتدا کیسے ہوئی۔

مگر ان کا اس بات پر فخر اور مسرت کا اظہار کرنا بالکل بے محل اور حقیقت سے بے خبری کا اظہار ہے۔ کیونکہ اس سے بھی صحیح تر آج سے قریباً ساڑھے تیرہ سو برس پہلے آقائے دوجہاں سیدنا محمد عربی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے اللہ تعالیٰ سے اطلاع پا کر قرآن مجید کے ذریعہ پیش فرمایا۔ چنانچہ اول یہ اصول کہ زندگی کے لئے سب سے ضروری چیز پانی ہے۔ اور اس کے بغیر نہ تو کوئی چیز زندہ رہ سکتی ہے۔ اور نہ ہی زندگی کی ابتدا ہو سکتی تھی۔ اللہ تعالیٰ کا یہ فرمان پیش کیا۔ کہ وجعلنا من الماء کل شیٔ حیّ افلا یومنون (الانبیاء ع ۳) کیا تمہیں معلوم نہیں۔ کہ ہم نے ہر چیز کو پانی سے زندگی بخشی ہے۔ اگر پانی نہ ہوتا تو زندگی کا مادہ پیدا نہ ہوتا۔ یہ اصول سائنس کی اس تحقیق کے عین مطابق ہے۔ کہ کرہ زمین کے سرد ہو جانے پر اس وقت تک زندگی کا ذرہ پیدا نہ ہوا۔ جب تک کہ فضا میں سے بخارات منجمد ہو کر زمین پر نہ آ رہے۔ جب تک کہ پانی مٹی سے نہ ملا۔ پھر یہ کہ جب پانی مٹی سے ملا۔ اور اس سے پیدائش ہوئی۔ اس کا ذکر اس آیت میں کیا گیا۔ الذی احسن کل شیٔ خلقہ وبدأ خلق الانسان من طین (سجدہ ع ۱) کہ خدا نے انسان کو گیلی مٹی سے پیدا کیا۔ گویا پانی اور مٹی باہم ملا دیئے گئے اور ان دونوں کے ملانے سے جو حالت پیدا ہوئی۔ اس کے نتیجہ میں زندگی کا ذرہ پیدا ہوا۔ اب یہ بات بھی سائنس کی اس لمبی چوڑی تحقیق کے عین مطابق ہے۔ جو اس نے ابتداء زندگی کے بارہ میں کی ہے یعنی یہ کہ جب کرۂ زمین کے سرد ہو جانے پر بخارات منجمد ہو کر زمین پر آ رہے۔ اور پانی نشیب علاقوں میں جمع ہو گیا۔ پھر پانی اور مٹی کے ملنے سے جو حالت پیدا ہوئی۔ اس کے نتیجہ میں زندگی کا ذرہ پیدا ہوا۔ پس وہ معمہ جس کے حل کے لئے صدیوں بڑے بڑے مفکر حیران و پریشان رہے جس کی تحقیق میں بیسیوں نے اپنی زندگیاں وقف کر دیں۔ جسے صحیح طور پر سمجھنے کے لئے لاکھوں روپیہ پانی کی طرح بہا دیا گیا۔ اور جس کے لئے بڑی بڑی لیبارٹریز قائم کی گئیں۔ جن میں تجربات کرتے کرتے سائنسدانوں کو صبح و شام تک کا احساس نہ رہا۔ وہ عرب کے ایک امی نبی محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے اللہ تعالیٰ سے اطلاع پا کر آج سے قریباً ½۱۳ سو برس پہلے قرآن مجید میں کھول کر رکھ دیا۔

اے نوجوانان سلسلہ احمدیہ! اپنی تمام تر توجہات کو علوم ظاہری و باطنی کے اس سرچشمہ کی طرف مرکوز کرو جو قرآن مجید ہے۔ تا جب خردمندان یورپ اپنی کسی تحقیقات پر نازاں ہو کر اسے اسلام کی فوقیت گھٹانے کے لئے پیش کریں۔ تو انہیں بتا سکو۔ کہ جن باتوں کو تم لمبے عرصہ کی تحقیق کے بعد موٹی موٹی کتابوں کے ذریعہ دنیا کے سامنے پیش کرتے ہو۔ وہ باتیں چند جامع لفظوں میں

اخبار و افکار

موجودہ گرانی کے اسباب

(۳)

حکومت کو مشورہ

ہم نے گذشتہ قسط میں موجودہ گرانی کے اسباب پر بحث کرتے ہوئے اس امر کا اظہار کیا تھا۔ کہ آئندہ یہ بھی بتایا جائیگا کہ حکومت قیمتوں کو درست منوال پہ لانے کے لئے کیا کر رہی ہے۔ اور اُسے مزید کیا کرنا چاہیئے۔ نیز عوام کو موجودہ حالات میں کیا طریق عمل اختیار کرنا چاہیئے۔ سو اس ضمن میں مختصراً بعض باتیں ذیل میں درج کی جاتی ہیں۔

(۱) جیسا کہ پہلے بھی عرض کیا جا چکا ہے۔ حکومت کو اس امر کا احساس ہے۔ کہ گرانی کی بڑھتی ہوئی رفتار کو بہر نوع روکنا ضروری ہے۔ چنانچہ بعض اشیاء کی قیمتوں پر کنٹرول کرنا اس امر پر مشعر ہے۔ کہ وہ قیمتوں کو جائز حدود کے اندر دیکھنے کی خواہشمند ہے۔ لیکن جیسا کہ احباب کو معلوم ہے حکومت قیمتوں پر کنٹرول کرنے میں اس وقت تک زیادہ کامیاب نہیں ہوسکی۔ کیونکہ جس چیز پر کنٹرول کیا جاتا ہے۔ وہ مارکٹ سے غائب ہو جاتی ہے۔ اور چور بازار (بلیک مارکٹ) کا دور دورہ شروع ہو جاتا ہے۔ خود غرض تاجر اور ذخیرہ اندوز خفیہ خفیہ ہاتھ رنگنے شروع کر دیتے ہیں۔ پس ضروری ہے کہ قیمتوں پر کنٹرول کے ساتھ ساتھ ذخیرہ اندوزوں کو جس طرح ہوسکے روکا جائے۔ گو اس کے لئے بہت زیادہ محنت اور تنظیم کی ضرورت ہوگی۔ مگر حکومت کا کام آخر صرف اسی حد تک جا کر تو ختم نہیں ہو جاتا۔ کہ ایک آرڈر جاری کر دیا جائے۔ اور یہ دیکھنے کی ضرورت ہی نہ سمجھی جائے۔ کہ آیا اس آرڈر کی تعمیل بھی ہو رہی یا نہیں۔

(۲) حکومت نے زیادہ منافع کے ٹیکس عائد کر رکھے ہیں۔ ان کا فائدہ یہ ہے۔ کہ کارخانہ داروں کے پاس جو فالتو اور زائد قوت خرید ہے۔ اسے جنس کی مارکٹ سے دور رکھا جائے۔

(۳) یہ خوشی کی بات ہے۔ کہ ریزرو بنک آف انڈیا نے اپنی تازہ سالانہ رپورٹ میں اس امر کا اظہار کیا ہے۔ کہ سٹرلنگ کے جو مزید تمسکات جمع ہو رہے ہیں۔ وہ جنگ کے بعد تعمیری کاموں کے لئے استعمال ہونگے ہم نے گذشتہ مضمون میں کہا تھا۔ کہ جب تک جنگ جاری ہے۔ اس اثاثہ کے جمع ہوتے رہنے کا امکان ہے۔ اور اگر ان کی بناء پر کرنسی کا پھیلاؤ جاری رہے۔ تو گرانی اور زیادہ بڑھ جائے گی۔ ریزرو بنک کی سالانہ رپورٹ سے جس کا ملخص میرے گذشتہ مضمون کے بعد اخبارات میں شائع ہوا ہے۔ ہندوستانیوں کو اس حد تک مطمئن ہو جانا چاہیئے۔ کہ سٹرلنگ کے اثاثہ کا مزید اجتماع کرنسی کے پھیلاؤ کے لئے استعمال نہ کیا جائے گا۔ امید ہے۔ کہ حکومت اسی پالسی پر قائم رہے گی۔ اور حالات کا تقاضا بھی یہی ہے۔

(۴) حکومت نے ذخیرہ بازی اور سٹہ کو روکنے کے لئے بعض اقدامات کئے ہیں۔ لیکن ابھی ایسے اقدامات کو زیادہ سخت کرنے کی ضرورت ہے۔ قانون کے نفاذ میں نرمی صورت حالات میں اصلاح کرنے کی بجائے زیادہ بگاڑ کا موجب ہو جاتی ہے۔ سٹہ باز اور ذخیرہ اندوز پبلک کے دشمن ہیں۔ اگر چند روپوں کے مال کی چوری ایک مجرم کو دفعہ ۳۷۹ ضابطہ فوجداری کی رُو سے تین سال کی بامشقت قید کا مستوجب بنا دیتی ہے۔ تو یہ سفاک اور غریبوں کا خون چوسنے والے بھیڑیے کیوں اس سے زیادہ سزا کے مستحق نہیں جو مارکٹ کی ساری جنس پر قبضہ کرنے کے بعد اس بات پر اتراتے ہیں۔ کہ انہوں نے ایک روپیہ لگائے بغیر کروڑوں روپے کما لئے۔

(۵) حکومت نے بعض شہروں میں ضروریات زندگی کے راشننگ کے تجربات کئے ہیں۔ ابھی ضرورت ہے کہ اس سلسلہ کو زیادہ وسیع اور منظم بنایا جائے۔ راشننگ کی سکیم بھی اسی صورت میں کامیاب ہوسکتی ہے۔ کہ اجناس کے تمام ذخائر کو اگلوایا جائے۔ اور اس امر کا انتظام کیا جائے۔ کہ جس جگہ اجناس کی مقدار ضرورت سے زیادہ ہو۔ وہاں سے وہ بآسانی اس علاقہ میں لے جائی جاسکے۔ جہاں قلت ہو۔ اس کے لئے ضروری ہے۔ کہ رسل و رسائل کی موجودہ دقتوں کو دور کیا جائے۔

(۶) ظاہر ہے کہ اس وقت اشیاء کی قلت ہے۔ اور اس کے بالمقابل لوگوں کی قوت خرید بڑھ رہی ہے۔ لہذا حکومت کیلئے ضروری ہے۔ کہ اس زائد اور فالتو قوتِ خرید کو کم کرنے کے لئے زائد ٹیکس لگانے کے علاوہ جبری بچت اور کفایت کے طریق رائج کرے۔ ہم یہ نہیں کہتے کہ مزید ٹیکس اندھا دھند عائد کئے جائیں۔ لیکن جائز حد تک مزید ٹیکس عائد کرنا موجودہ حالات میں صحیح پالسی ہے۔ اس طرح سے جمع کردہ روپیہ گورنمنٹ کو خرچ نہ کرنا چاہیئے۔ بلکہ اُسے جنگ کے بعد کی تعمیری سکیموں کے لئے ریزرو کر لینا چاہیئے۔ جبری بچت کا طریق یہ ہوسکتا ہے۔ کہ لگان وغیرہ کے ساتھ ایک شرح بچت کی مقرر کی جائے۔ جس کی ادائیگی ہر زمیندار و کاشتکار کیلئے ضروری ہو۔ اور جس کے ساتھ یہ شرط ہو۔ کہ جنگ کے بعد یہ روپیہ اسے واپس مل جائیگا اسی طرح زمینداروں اور کاشتکاروں کے علاوہ دوسرے طبقات سے بھی جبری بچت کرائی جائے۔ بلکہ ہمارا مشورہ تو یہ ہے۔ کہ خود فوجی سپاہیوں کی تنخواہوں میں سے بچت کے جبری طریق رائج کئے جاویں۔ یہ امر نہ صرف موجودہ حالات میں زائد اور فالتو قوتِ خرید کو کم کرنے کا موجب ہوگا۔ بلکہ فوجیوں کے جنگ سے فارغ ہو کر واپس آنے پر اُن کی آئندہ زندگی میں بہت بڑا سہارا ثابت ہوگا۔

(۷) کمپنیوں کے حصہ جات کے منافع اور بونسز وغیرہ کی ادائیگی جنگ کے بعد تک ملتوی کر دی جائے۔ اس کے لئے ایک کم سے کم معیار مقرر کر لیا جائے جس سے اوپر ہر منافع حصہ دار کو اِس وقت ملنے کی بجائے جنگ کے بعد ملے۔ جنگ کے بعد جو depression شروع ہوگا۔ اسے روکنے کے لئے یہ اور جبری بچت کے مندرجہ بالا دوسرے طریق نہایت عمدہ حربہ ثابت ہوں گے۔

(۸) ملک کی زرعی اور صنعتی پیداوار کو بڑھانے کی کوشش کی جائے۔ کیونکہ اس سے قلت کسی حد تک دور ہو کر قیمتوں کی استواری کا موجب ہوگی۔

پبلک کے لئے ان نازک ایام میں صحیح اور دور اندیشانہ طریق عمل کیا ہوسکتا ہے۔ وہ انشاء اللہ تعالے اگلی قسط میں بیان ہوگا ؎

92

عصر حاضر کی سب سے بڑی با خدا خاتون

حضرت اُم المومنینؓ

خواتین واحباب کرام کو معلوم ہوچکا ہے۔ کہ میں نے سیدۃ النسا حضرت ام المومنین علیہا السلام کی سیرت طیبہ لکھنے کا کام شروع کر دیا ہؤا ہے۔ آپ کی سیرت میں کیا ہوگا۔ اس کا اندازہ بآسانی اس امر سے ہوسکتا ہے۔ کہ آپ عصر حاضر کی سب سے بڑی با خُدا خاتون ہیں۔ آپ وہ ہیں جن کو بروز محمد صلے اللہ علیہ وسلم کی بیوی بننے کا فخر حاصل ہؤا۔ اور خدا تعالےٰ نے اپنے عرش سے ان کو خدیجہ کے معزز خطاب سے یاد فرمایا۔ اس نام کے اندر ہی ایک مضمون وسیع المعانی اور مطالب پنہاں تھا۔ جسکا مطلب یہ تھا۔ کہ آپکے وجود سے اسلام کو بہت بڑی طاقت اور قوت ملے گی۔ اور آپکے بطن سے ایک نسل ایسی چلے گی۔ جو دنیا کے لئے نور اور امن کی چٹان ہوگی۔ اور تا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بروز کی آپ سے مطابقت تامہ ہو۔ اس نسل کو اسی طرح برکت وعزت کے عطر سے ممسوح کیا جائیگا۔ جیسے خدیجہ اولیٰ کی نسل کو کیا گیا تھا اسی کی طرف حضرت مسیح موعود علیہ السلام اشارہ فرماتے ہیں۔

یہ پانچوں جو کہ نسل سیدہ ہے ٭ یہی ہیں پنج تن جن پر بنا ہے

پھر آپکو مومنوں کی ماں بننے کا شرف حاصل ہؤا۔ یہ کتاب اپنے اندر نہ صرف بہت بڑی معلومات کا خزانہ رکھے گی۔ بلکہ بعض ایسی پیشگوئیاں بھی دنیا کے سامنے پیش کریگی۔ جو روز روشن کی طرح پوری ہوئیں۔ اور یہ پیشگوئیاں حضرت خواجہ میر درد رحمۃ اللہ علیہ کے گھرانے سے تعلق رکھتی تھیں۔ جو حضرت ام المومنین علیہا السلام کی ذات میں ظہور پذیر ہوئیں۔ اور جنہوں نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی سچائی پر مزید مہر کردی لوگوں کی آنکھوں سے یہ باتیں بالکل پوشیدہ تھیں۔ جن کو خدا تعالےٰ کے فضل ورحم کے ساتھ واضح الفاظ میں دنیا کے سامنے پیش کردیا جائے گا۔

اور ان تمام اعتراضات کا قلع قمع کر دیا جائے گا (انشاء اللہ تعالیٰ) جو وقتاً فوقتاً اندرونی دشمنوں کی طرف سے حضرت ام المومنین کی ذات گرامی کے متعلق اٹھتے رہے۔ کہ مصلح موعود ان کے بطن سے پیدا نہیں ہوسکتا۔ آپکے اخلاق آپکی سیرت طیبہ۔ آپکی برکات وفیوض آپکی خدمات سلسلہ حقہ پر جامع اور سیر کن بحث ہوگی ٭

ہزارہا صفحات کا نچوڑ

اس کتاب کے لئے مجھے از حد محنت کرنی پڑی ہے۔ یہ بہت بڑے ریسرچ کا نتیجہ ہے اور یہ خلاصہ اور نچوڑ ہے ہزارہا صفحات کا۔ اس کتاب کے لئے میری خواہش ہے کہ ہر احمدی کے ہاتھ تک پہنچ جائے۔ جہاں تک میری محنت اور سعی کا تعلق ہے وہ اس اعلان سے واضح ہے۔ اب اس کی قدر افزائی اور محنت کی حوصلہ افزائی جماعت کی اس توجہ سے ہوگی۔ جو وہ اس کی خرید کے متعلق ظاہر کرے گی۔

میں کتاب پانچہزار چھاپنی چاہتا ہوں

حضرت اماں جان کو اماں جان کہنے والے لاکھوں کی تعداد میں ہیں۔ اگر ہر شخص اپنی اس محبت اور اخلاص کا اظہار کرے جو انکے قلب میں ہے۔ اور وہ اماں جان کی سیرت کی ایک ایک کاپی خریدے۔ تو یہ تعداد ہزاروں سے بھی بڑھ سکتی ہے۔ مگر میں صرف پانچہزار کتاب کی اشاعت کا مطالبہ زندہ اور مخلص قوم سے کرتا ہوں۔ اس وقت تک ۸۰۰ کتابیں بک ہوچکی ہیں۔ گویا ۴۲۰۰ کتابوں کے لئے میں جماعت کے ہر فرد کو پکارتا ہوں۔

دس سے زائد کتابیں

خریدنے والے احباب کے اسماء کا ذکر سیرت ام المومنین علیہ السلام کے آخر میں شائع کیا جائیگا تاکہ ان کے لئے حضرت ام المومنین کی خدمت میں دعا کی تحریک کی جاسکے۔ اور ان کی اس محبت کی یاد باقی رہ سکے۔

کتاب حیدر آباد دکن میں شائع ہوگی

کاغذ کی نایابی کی وجہ سے کتاب کے حیدر آباد میں چھپوانے کا انتظام کر رہا ہوں۔ باوجود شدید گرانی اور نایابی کاغذ کے کتاب کی قیمت صرف دو روپے بغیر محصولڈاک رکھی گئی ہے۔ جو اس وقت بالکل مفت کے برابر ہے۔ اور اس لئے کہ تا ہر شخص خرید سکے ٭

قیمت پیشگی لی جائیگی

احباب نوٹ فرمالیں چونکہ اس کتاب کی اشاعت پر کئی ہزار روپے کی رقم صرف آئیگی اسلئے ہر دوست جو اس کتاب کی خرید کا آرڈر دیں۔ وہ کم سے کم مدت میں دو روپے کی رقم مجھے بھیجکر ممنون فرمائیں

(آرڈر اور رقم بھیجنے کا پتہ)

شیخ محمود احمد عرفانی معرفت حضرت سیٹھ عبد اللہ بھائی الہ دین صاحب الہ دین بلڈنگ سکندر آباد دکن Secunderabad (Dn)

تازہ اور ضروری خبروں کا خلاصہ

زیورچ ۲۷ جولائی - ٹیورن سے آنیوالے ایک عینی شاہد کا بیان ہے کہ وہاں طالب علموں کی طرف سے مظاہرے کئے جا رہے ہیں انکا مطالبہ ہے - کہ اتحادیوں سے فوراً صلح کی گفت و شنید شروع کی جائے -

لنڈن ۲۷ جولائی - رائٹر کے نامہ نگار خصوصی نے اٹلی اور سوئٹزرلینڈ کی سرحد سے اطلاع دی ہے - کہ یہاں کے باخبر حلقوں کے بیان کے مطابق اب جبکہ جنگ سے اٹلی کی علیحدگی کا اندیشہ پیدا ہو گیا ہے - جرمنی اپنی تمام بچاؤ کی کوشش جرمنی کے قلعہ پر لگا دیگا - یہ لائن سگفرید سے کوہ ایلپس کے ساتھ ساتھ اور دریائے بلقان سے مشرق کی طرف ہوتی جاتی ہے - جرمنی - ہنگری - بلغاریہ اور رومانیہ کو بشرط ضرورت چھوڑ دے گا -

یہاں اتفاق رائے سے کہا جاتا ہے کہ مسولینی کے استعفے کی وجہ یہ تھی کہ اس نے ہٹلر کو الٹی میٹم دیا تھا کہ وہ جرمنی کے مورچوں کو کمزور کر کے اٹلی کو پورے طور پر فوجی مدد دے ورنہ اٹلی جنگ سے الگ ہو جائے گا -

لنڈن ۲۷ جولائی - معلوم ہوا ہے کہ مسولینی کے یکایک مستعفی ہو جانے سے جس طرح ساری دنیا کو حیرانی ہوئی - اسی طرح ہٹلر کو اس امر کی اُمید نہیں تھی - کہ مسولینی مستعفی ہو جائیگا - ہٹلر جرمنی کی جنگی کونسل کے ممبروں اور فوجی افسروں سے بات چیت کرنے کے لئے روزانہ بلا رہا ہے تاکہ اس صورت حالات پر غور کیا جا سکے -

الجزائر ۲۷ جولائی - بیان کیا جاتا ہے کہ مارشل بڈو گلیو نے یوگوسلافیہ اور یونان سے ۲۲ اطالوی ڈویژنوں کو واپس بلا لیا ہے - کہا جاتا ہے کہ فرانس سے بھی تین یا چار ڈویژن واپس بلا لئے گئے ہیں -

الجزائر ۲۷ جولائی - سارے اٹلی میں خوشی کے مظاہرے ہو رہے ہیں - لوگ ایک دوسرے سے بغلگیر ہو رہے ہیں - بہت سے اطالوی شہروں میں غیر فاسسٹ فاسسٹوں پر حملے کر رہے ہیں - مسولینی کے اخبار "پوپولو ڈی اٹالیا" کے دفتر پر ہجوم نے ہلہ بول دیا - اور اسکی کھڑکیوں اور مشینری کو تباہ کر دیا - اٹلی اور سوئٹزرلینڈ کی سرحد پر فاسسٹ پارٹی کی ایک عمارت کو جلا دیا گیا ہے - میلان کے علاوہ کئی دوسرے مقامات میں بھی اس قسم کے واقعات ہوئے ہیں

لنڈن ۲۸ جولائی - جاپان نیوز ایجنسی نے اعلان کیا ہے کہ اطالوی سفیر نے جاپانی وزیر خارجہ کو یقین دلایا ہے کہ مسولینی کے استعفے کے بعد اتحاد ثلاثہ پر مبنی اٹلی کی جنگی پالیسی میں کوئی تبدیلی نہیں ہوگی -

واشنگٹن ۲۶ جولائی - امریکہ کے وزیر خارجہ مسٹر کارڈل ہل نے آج ایک پریس کانفرنس میں اعلان کیا کہ "مسولینی کی حکومت کا نہایت موزون اور بروقت خاتمہ ہوا ہے - اطالوی انقلاب کے نتیجہ کے طور پر اتحادیوں کی پالیسی میں کوئی تبدیلی نہیں ہوگی -

کراچی ۲۷ جولائی - گورنمنٹ سندھ نے پہلی مرتبہ گورنمنٹ آف انڈیا ایکٹ کی دفعہ ۵۲ کے ماتحت اپنی خاص ذمہ واری کا استعمال کرتے ہوئے - فیصلہ کیا ہے کہ بیرج کے رقبہ میں روئی - چاول اور گندم کے لئے مالیہ کے نئے بڑھے ہوئے سلائیڈنگ سکیل کی شرحوں کی زیادہ سے زیادہ کوئی حد نہیں ہوگی - اس رقبہ میں ۳۸ تعلقے واقع ہیں - بہرحال سندھ گورنمنٹ نے غیر بیرج رقبہ کے لئے سلائیڈنگ سکیل شرح کی حد مقرر کر دی ہے -

لنڈن ۲۷ جولائی - جاپانی نیوز ایجنسی نے خبر سنائی ہے کہ پچیس امریکن ہوائی جہازوں نے کل ہانکو پر حملہ کیا - کئی جگہ آگ لگ گئی -

لکھنؤ ۲۷ جولائی - گورنر یو - پی نے ڈیفنس آف انڈیا رولز کے ماتحت ایک حکم جاری کیا ہے جس کی رُو سے ڈائرکٹر محکمہ صنعت و حرفت یو - پی کو ہدایت کی گئی ہے کہ وہ وقتاً فوقتاً کسی شخص کو جو بناسپتی گھی تیار کرتا ہے - حکم دیں کہ وہ کسی آئل کمپنی کو بناسپتی گھی معقول نرخ پر مہیا کرے - تاکہ اسے لبریکیٹنگ آئل کے ساتھ ملایا جا سکے - یہ بھی ہدایت کی گئی ہے کہ بناسپتی گھی کے تیار کرنیوالے ان تمام ہدایات پر عمل کریں گے - جو انہیں جاری کی جائیں گی - اس حکم کی خلاف ورزی کی سزا تین سال تک قید یا جرمانہ یا دونوں سزائیں ہو سکتی ہیں -

برلن ۲۷ جولائی - رائٹر کے نامہ نگار نے برن سے اطلاع دی ہے کہ سارے اٹلی میں فاشی نظام کو ختم کر دیا گیا ہے - وہ فوجیں جن پر مسولینی کی امداد کرنے کا شبہ ہو سکتا تھا غیر مسلح کر دی گئی ہیں مسولینی کے سارے حامیوں کو جیلوں میں ڈال دیا گیا ہے - نئی وزارت میں ایک بھی فاسسٹ ممبر نہیں -

لنڈن ۲۸ جولائی - مسٹر چرچل سے سوال کیا گیا - کہ انہوں نے اور مسٹر روزویلٹ نے اہل اٹلی سے جو اپیل کی تھی - کیا اس کا کوئی جواب آیا ہے - آپ نے کہا کوئی نہیں - آپ نے یہ بھی کہا - کہ اگر روم کو فوجی تیاریوں کے مرکز کے طور پر استعمال کیا گیا - تو پھر بھی اس پر بم باری کی جائے گی - اگر روم کو کھلا شہر قرار دینے کی درخواست کی گئی - تو اس وقت کے حالات کے پیش نظر اس پر غور کیا جائے گا -

لنڈن ۲۸ جولائی - کل چھ بجے شام ہنگرین کیبنٹ کا اجلاس شروع ہو کر بہت رات گئے تک جاری رہا - بہت سی جرمن فوجیں ہنگری کی سرحد پر جمع ہو رہی ہیں -

لنڈن ۲۸ جولائی - کل اٹلی کے شاہ وکٹر عمانوئیل نے وزراء کے ساتھ طویل ملاقات کی -

لنڈن ۲۸ جولائی - کل رات برطانی طیاروں نے بہت بڑی تعداد میں ہیمبرگ پر بڑے زور کا حملہ کیا - یہ حملہ ۲۴ گھنٹوں میں چھٹا حملہ تھا - موسم صاف تھا - اس لئے ٹھکانوں پر تاک تاک کر بم برسائے - دشمن کو بھاری نقصان پہنچایا گیا - دشمن کے سترہ فائٹر گرا لئے گئے - ہمیں صرف دو کا نقصان ہوا - دونوں کے ہواباز سلامت ہیں -

ٹوکیو ۲۸ جولائی - جاپانی ریڈیو نے اعلان کیا ہے - کہ کل اتحادی طیاروں نے ہانگ کانگ پر حملہ کیا - اور تاک تاک کر گودیوں کو نشانہ بنایا - پہلا حملہ گذشتہ نومبر میں ہوا تھا -

لنڈن ۲۸ جولائی - پارلیمنٹ میں مسٹر ایڈن سے پوچھا گیا - کہ اگر اٹلی ہتھیار ڈالدے - تو کیا اس کی افریقی نوآبادیات واپس کر دی جائیں گی - آپ نے کہا ہرگز نہیں -

واشنگٹن ۲۸ جولائی - امریکن فوجیں اب منڈا سے صرف سو امیل کے فاصلہ پر ہیں - کل امریکن طیاروں نے منڈا پر ۳۵ ٹن بم گرائے -

نیویارک ۲۷ جولائی - رائٹر کے سپیشل نامہ نگار کی اطلاع ہے - کہ ٹیورن کے اخبار "سٹیمپا ڈی لیرا" میں اطالیہ کی چند سیاسی جماعتوں کا یہ مطالبہ چھپا ہے - کہ وہ لوگ جو قوم کو جنگ میں دھکیلنے کا موجب ہوئے ہیں - انہیں سخت سے سخت سزا دی جائے -

لنڈن ۲۹ جولائی - کل مشرقی انگلستان پر عجیب منظر دیکھنے میں آیا صبح سے شام تک لوگ آسمان پر ہوائی جہازوں کا آنا جانا دیکھتے رہے - مگر یہ وہ ہوائی جہاز تھے - جو بلجیم - فرانس ہالینڈ اور جرمنی میں دشمن کے ٹھکانوں پر حملوں کے لئے جاتے رہے - روہر کے صنعتی شہروں پر بڑے زور کے حملے کئے گئے - اس سے قبل اتنی دور دور تک اتحادی طیاروں نے حملے نہ کئے تھے - دشمن کے فائٹروں نے سخت مقابلہ کیا - مگر ان میں سے ساٹھ گرا لئے گئے - امریکن طیاروں نے واپس آتے ہوئے دشمن کے نو فائٹر اور گرائے ۲۳ امریکن بمبار بھی لاپتہ ہیں - سہ شنبہ کی شب کو اتحادی طیاروں نے ہیمبرگ پر جو حملہ کیا تھا - وہ اتنا بڑا تھا - کہ اس سے قبل نہ کیا گیا تھا - ۴۵ منٹ میں ۲۳۰۰ ٹن سے زیادہ بم گرائے گئے - شہر کو بہت سخت نقصان پہونچا - دشمن نے سخت مقابلہ کیا - تین سو سرچ لائٹیں اتحادی طیاروں کا پتہ لگانے کے لئے کام کر رہی تھیں -

لنڈن ۲۹ جولائی - برطانوی آٹھویں فوج کٹانیہ کے جنوب میں زبردست گولہ باری کر رہی ہیں - وسطی محاذ پر امریکن اور کینیڈین افواج کوہ ایٹنا کے مورچوں کی طرف بڑھ رہی ہیں - شمالی علاقہ میں اتحادی فوجوں نے دشمن سے پانچ شہر اور چھین لئے ہیں

لنڈن ۲۹ جولائی - سرکاری طور پر اعلان کیا گیا ہے - کہ سسلی میں اتحادیوں نے تین سو نظربندوں کو رہا کر دیا ہے - جنہیں فاسسٹ حکومت نے نظربند کر رکھا تھا -

روم ۲۹ جولائی - سہ شنبہ کو مارشل بڈوگلیو کی وزارت کا پہلا جلسہ ہوا - جس میں فیصلہ کیا گیا - کہ فاسسٹ پارٹی کو توڑ دیا جائے - بڑے بڑے فاسسٹ لیڈروں کو ان کی حفاظت کے لئے نظربند کر دیا گیا ہے -

میلان میں لوگ مظاہرے کر رہے ہیں - کہ لڑائی بند کر دی جائے - بعض فاسسٹ پارٹیوں نے جو بندوقوں اور مشین گنوں سے مسلح ہیں بعض دفاتر کی عمارات میں مورچے قائم کر لئے ہیں - اور مقابلہ کر رہی ہیں -